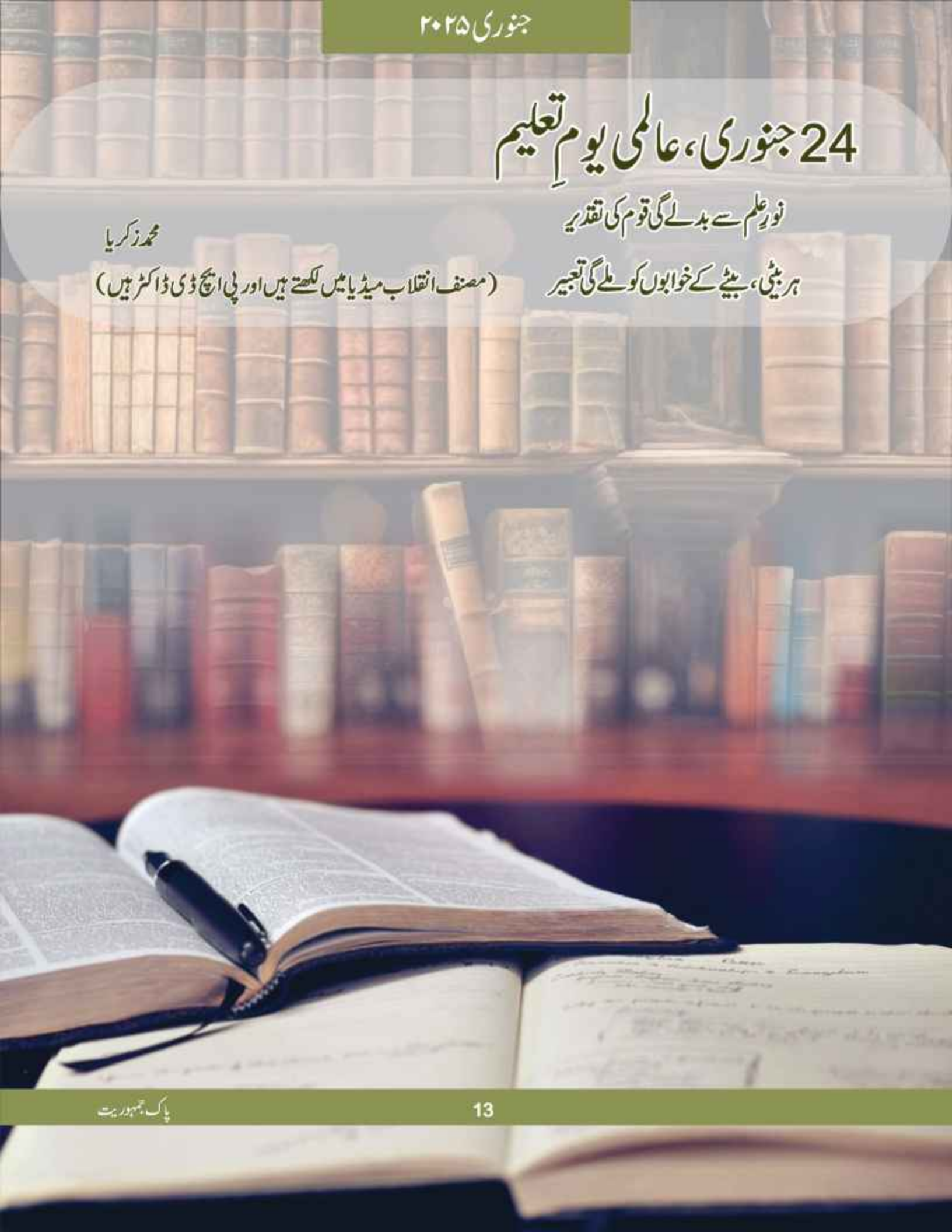
24 جنوری، عالمی یومِ تعلیم

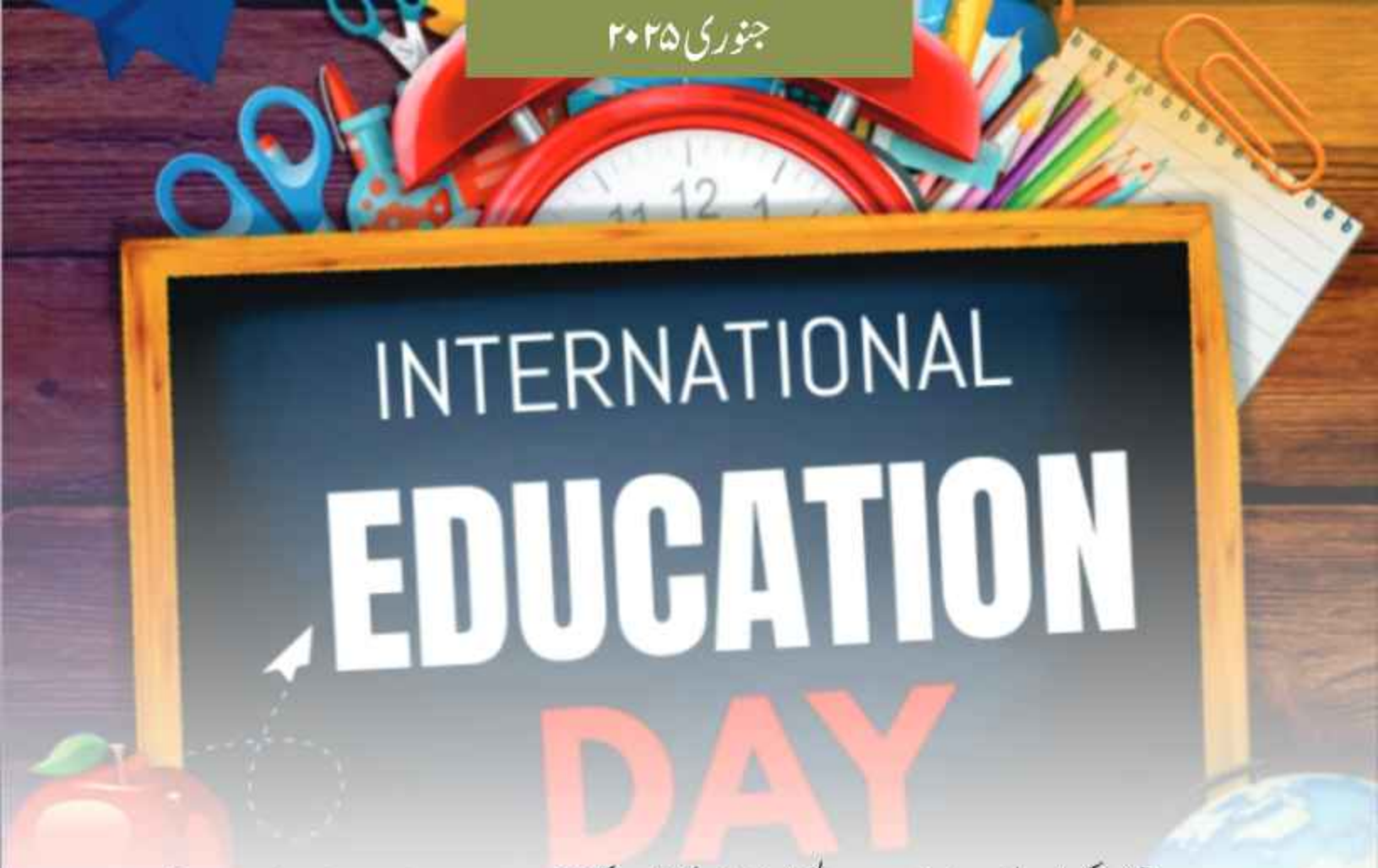
نورِ علم سے بدلے گی قوم کی تقدیر

ہر بیٹی، بیٹے کے خوابوں کو ملے گی تعبیر

محمد زکریا

(مصنف انقلاب میڈیا میں لکھتے ہیں اور پی ایچ ڈی ڈاکٹر ہیں)





قرآن حکیم میں بالعموم پوری انسانیت اور بالخصوص مسلمانوں کو، قدرت کی نشانیوں، دن، رات، چاند، سورج اور ستاروں سمیت تمام کائنات کے اسرار و رموز کے بارے نہ صرف غور و فکر کی دعوت دی گئی ہے بلکہ اس کی کھوج، معلومات، تمام تر جائزہ اور جانچ پڑتال کا حکم بھی صادر ہوا ہے۔ پیغمبر اسلام خاتم النبیین ﷺ کو جب پہلی وحی کے ذریعہ مخاطب کیا گیا تو ارشاد ہوا کہ "اے نبی ﷺ اپنے رب کے نام سے پڑھئے جس نے پیدا فرمایا، جس نے انسان کو معلق وجود سے پیدا کیا، پڑھئے کہ آپ کا رب بڑا ہی کریم ہے"۔ حدیث نبوی ﷺ کا مفہوم ہے کہ علم مومن کی گمشدہ میراث ہے جہاں سے ملے لے لو۔ علم کی اہمیت نہ صرف اسلام میں بیان کی گئی ہے بلکہ دیگر مذاہب میں بھی مختلف انداز میں سیکھنے کے عمل کو احسن طریقہ قرار دیا گیا ہے، اسی اہمیت کے پیش نظر بانی پاکستان، قائداعظم محمد علی جناحؒ نے ۲۶ ستمبر ۱۹۴۷ کو کراچی میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ "تعلیم پاکستان کیلئے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔ دنیا اتنی تیزی سے ترقی کر رہی ہے کہ تعلیمی میدان میں مطلوبہ پیش رفت کے بغیر ہم نہ صرف اقوام عالم سے پیچھے رہ جائیں گے بلکہ ہوسکتا ہے کہ ہمارا نام و نشان ہی صفحہ ہستی سے مٹ جائے" یہ فرمان نہ صرف تعلیم کی اہمیت سے ہمیں روشناس کرواتا ہے بلکہ قائداعظمؒ کی دوراندیشی کا بھی منہ بولتا ثبوت ہے۔

۲۴ جنوری، دنیا بھر میں ہر سال عالمی یوم تعلیم کے طور پر منایا جاتا ہے۔ تعلیم کسی بھی قوم کی تعمیر و ترقی کا ذریعہ ہے۔

۲۴ جنوری، دنیا بھر میں ہر سال عالمی یوم تعلیم کے طور پر منایا جاتا ہے۔ تعلیم کسی بھی قوم کی تعمیر و ترقی کا ذریعہ ہے۔ تعلیم پر ہی قوم کی

فکری اور شعوری بیداری کا انحصار ہوتا ہے۔ تعلیم کا مقصد فرد کی ذہنی، جسمانی اور اخلاقی تربیت تشکیل پانا ہوتا ہے۔ طلباء کسی قوم کا نہایت قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں۔ یہی سرمایہ قوم کی ترقی اور فلاح میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ تعلیم کا مقصد سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں سے ڈگری حاصل کرنا نہیں بلکہ اس کا مقصد انسانوں کو وسیع افق کے لیے تیار کرنا ہے۔ ہمارا مقصد ایسے نوجوانوں کی تعداد میں وسعت لانا ہے جو جامعات اور کالجوں سے سائنس، طب، انجینئرنگ، معیشت اور زندگی کے دیگر مختلف شعبوں میں فارغ التحصیل ہو کر نکلیں، اور ایک اچھے مسلمان ہونے کے ساتھ مخلص پاکستانی بھی ہوں۔ یہ تبھی ممکن ہے جب نظامِ تعلیم میں بنیادی تبدیلیاں لا کر قلیل المدتی اور طویل المدتی اہداف کا تعین یقینی بنایا جائے۔

پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن کی رواں سال جاری ہونے والی تازہ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ملک میں دو کروڑ ۶۲ لاکھ بچے سکولوں سے باہر ہیں جن میں سے سب سے زیادہ تعداد پنجاب میں ہے جہاں ایک کروڑ ۷ لاکھ ۳۰ ہزار سے زائد بچے اسکول جانے کی عمر میں پہنچنے کے باوجود کسی سکول میں داخل نہیں ہوئے۔ رپورٹ کے مطابق سکول نہ جانے والے بچوں کی سندھ میں تعداد ۷۶ لاکھ، خیبر پختونخوا میں ۳۶ لاکھ، بلوچستان میں ۳۱ لاکھ اور اسلام آباد میں ۸۰ ہزار ہے۔ اس رپورٹ کے مندرجات کے مطابق ملک کے مختلف علاقوں میں ضروری سہولیات کی دستیابی میں نمایاں تفاوت ہے۔ اسلام آباد، پنجاب اور خیبر پختونخوا اس سلسلے میں نسبتاً بہتر حالات کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ تاہم دیگر صوبوں بالخصوص بلوچستان کو اس ضمن میں اہم چیلنجز کا سامنا ہے۔ بلوچستان میں صرف ۲۳ فی صد پرائمری اسکولوں کو پینے کا صاف پانی میسر ہے جو کہ سب سے کم ہے۔ پاکستان کے زیرِ انتظام کشمیر میں ۳۱ فی صد، سندھ میں ۶۱ فی صد، گلگت بلتستان میں ۶۳ فی صد اسکولوں میں پینے کا صاف پانی میسر ہے۔ پرائمری اسکولوں میں بیت الخلا کی بھی کمی پائی جاتی ہے۔ وفاقی اور بالخصوص صوبائی حکومتوں کو فروغ تعلیم کیلئے بین الاقوامی معیار کے مطابق تعلیمی سہولیات کی فراہمی کیلئے تمام تر وسائل بروئے کار لانے ہوں گے۔

تعلیمی معیار میں ۱۴۹ ملکوں میں پاکستان ۱۴۳ کی سطح پر ہے۔ پاکستان سے تعلیم کے حوالے سے نیچے ملک موریطانیہ، تنزانیہ، سوڈان، مالی، چاڈ اور نائیجر ہیں۔

تعلیمی معیار میں ۱۴۹ ملکوں میں پاکستان ۱۴۳ کی سطح پر ہے۔ پاکستان سے تعلیم کے حوالے سے نیچے ملک موریطانیہ، تنزانیہ، سوڈان، مالی، چاڈ اور نائیجر ہیں۔ ایک مخصوص اندازے کے مطابق اگر ملک میں آپ ایک سال کی سکولنگ میں اضافہ کرتے ہیں تو پاکستان کے جی ڈی پی میں ۴۰ ارب ڈالر کا اضافہ ہوتا ہے۔ ایک ڈالر کی تعلیم میں سرمایہ کاری جی ڈی پی میں ۲۰ ڈالر کا اضافہ کرتی ہے۔ ماہرین تعلیم اور ملک کے کرتا دھرتا لوگوں کو اس مسئلے پر غور کرنا ہوگا کہ نصاب کو ثمر آور کس طرح بنایا جائے۔ روبوٹس کی بجائے باقاعدہ انسان کیسے پروان چڑھائے جائیں۔ مصنوعی ذہانت کے مقابل اصلی ذہانت کو کیسے چمکایا جائے اور نظام تعلیم کو بہتر کیسے کیا جائے کہ جدید دنیا کے ساتھ ہم بھی قدم ملا کر چلنے کے قابل ہو سکیں۔

تعلیم انسانی شعور کی بالیدگی اور فکری ترقی کا ایک ایسا عمل ہے جو فرد کو نہ صرف علمی معلومات فراہم کرتا ہے بلکہ اسے اخلاقی، فکری اور سماجی سطح پر بھی بہتر بناتا ہے۔ تعلیم ایک مسلسل اور جامع عمل ہے جو انسان کی شخصیت کو نکھارتا ہے اور اسے ایک بامقصد زندگی گزارنے کے قابل بناتا ہے۔ اگر غور کیا جائے تو تعلیم کا مقصد صرف نصابی مواد تک محدود نہیں ہوتا، بلکہ یہ انسان کو سوچنے، سمجھنے، پرکھنے اور تجزیہ کرنے کی صلاحیت عطا کرتی ہے۔ یہ انسان کو یہ سکھاتی ہے کہ کس طرح معلومات کو حکمت میں تبدیل کر کے زندگی میں کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے۔ قوموں کی ترقی میں تعلیم کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ تعلیم وہ بنیادی ستون ہے جو قوموں کو علمی، معاشرتی، اقتصادی اور فکری سطح پر بلند کرتا ہے۔ تعلیم یافتہ قومیں بہتر معاشرتی اور معاشی نظام کی بنیاد رکھتی ہیں، جو ترقی کی راہوں کو ہموار کرتی ہیں۔ تعلیم ایک ایسا ہتھیار ہے جو قوموں کو ظلمت سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے۔ یہی تعلیم قوموں کو خود مختار بناتی ہے اور انہیں اپنے حقوق اور فرائض کی ادائیگی کے قابل بناتی ہے۔



ایک تعلیم یافتہ فرد نہ صرف اپنی ذات کی بہتری کے لئے کام کرتا ہے بلکہ وہ معاشرے کے دیگر افراد کے لئے بھی مثالی کردار ادا کرتا ہے۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ تعلیم کسی بھی قوم کے لئے ترقی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے، کیونکہ یہی وہ عنصر ہے جو افراد کی شخصیت، معاشرتی اخلاقیات اور معاشی ترقی کو تشکیل دیتا ہے۔ تعلیم قوم کو شعور دیتی ہے کہ وہ اپنے مسائل کو خود حل کریں، ایک مضبوط نظامِ حکومت قائم کریں اور اپنی فکری، اقتصادی اور سماجی سطح کو بہتر بنائیں۔ ایک مثالی تعلیمی نظام میں، نصاب کی تیاری کے لئے تحقیق پر مبنی اور عملی اقدامات ضروری ہیں۔ تعلیمی

نصاب کو ترتیب دیتے وقت طلباء کی ضروریات، معاشرتی تقاضوں، عالمی معیارات، اور جدید تعلیمی رجحانات کو مدنظر رکھنا ہوگا۔ اس کے علاوہ، نصاب میں عملی تربیت اور جدید علوم جیسے کہ کمپیوٹر سائنس، مصنوعی ذہانت، ڈیٹا سائنس، ماحولیات اور سوشیالوجی پر بھی زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔ مختلف شعبوں کے ماہرین، صنعتوں سے منسلک افراد، اور جدید تعلیمی ماہرین کو نصاب کی تیاری میں شامل کیا جانا چاہئے، تاکہ طلباء کو عالمی معیار اور مقامی تقاضوں کے مطابق تعلیم فراہم کی جا سکے۔ پاکستان کو دیگر ترقی یافتہ ممالک جیسا کہ چین، امریکہ، انگلینڈ، فن لینڈ وغیرہ کے تعلیمی نظام کا باقاعدہ جائزہ لے کر مقامی حالات کے مطابق پاکستانی تعلیمی نظام میں ٹھوس تبدیلیوں کیلئے ناگزیر اقدامات کا نفاذ یقینی بنانا ہوگا۔

قائداعظم محمد علی جناحؒ نے ہی فرمایا تھا کہ تعلیم سے مراد صرف ذہنی یا علمی تعلیم ہی نہیں بلکہ اس نوزائیدہ مملکت کے لیے ایسے افراد کی ضرورت ہے جو سائنسی اور ٹیکنیکل تعلیم سے بہرہ ور ہو کر اپنی معاشی زندگی کو مستقبل میں بہتر بنا سکیں۔ تعلیم ایسی ہونی چاہیے جس سے ہمارے افراد سائنسی، تجارتی، کاروباری اور عملی لحاظ سے بہتر اور منظم صنعتوں کو قائم کر سکیں۔ اس کے ساتھ ساتھ آئندہ نسل کی سیرت و کردار کی تعمیر بھی ہو سکے۔ ہمیں بہتر تعلیم کے ذریعے ملک میں اتحاد و یکجہتی، احترام، ذمے داری اور بے لوث قومی خدمت کا اعلیٰ تصور ذہن نشین کرانے کی ضرورت ہے۔ نوجوان نسل کو تعمیری سرگرمیوں اور ملکی ترقی و خوشحالی کیلئے مستقبل میں کلیدی کردار ادا کرنا ہے، ہمیں بحیثیت قوم اس بات کا بغور جائزہ لینا ہوگا کہ کیا ہماری نوجوان نسل وطن عزیز کا روشن کل یقینی بنانے کیلئے ذہنی طور پر تیار ہے؟ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں پاکستان کے تمام معاشی و اقتصادی اور سماجی مسائل اسی دن بہتر ہو جائیں گے جب نوجوان طبقہ کو درست سمت میں سوچنے، آگے بڑھنے اور ملک کا نام روشن کرنے کیلئے رہنمائی اور مواقع فراہم کئے جائیں گے۔ لیپ ٹاپ، سکالرشپ سکیموں کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے مگر ان کے دائرہ کار میں وسعت لانے کیلئے سالانہ بنیادوں پر تعلیمی بجٹ میں اضافہ انتہائی ضروری ہے۔ اساتذہ کی جدید معیار کے مطابق ٹریننگ اور طلباء کیلئے جدید نصاب وقت کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔

نصابی تعلیم کے علاوہ نوجوان نسل کو مشرقی و پاکستانی اقدار، رسم و رواج، طریقہ سخن، سلیقہ اختلاف اور مثبت تنقید برداشت کرنے کا ہنر سکھانا بھی انتہائی ضروری ہے۔ تعلیم کا بنیادی اور کلیدی مقصد انسانیت کا فروغ اور احساس کا پرچار ہے، شاعر نے ان خیالات کی کیا خوبصورت انداز میں عکاسی کی ہے کہ "بس کہ دشوار ہے ہر کام کا آساں ہونا، آدمی کو بھی میسر نہیں انساں ہونا"۔ آدمی کو انسانیت کے درجہ پر فائز ہونے کیلئے سخت محنت، لگن اور تربیت کی ضرورت ہے۔ آئیں! انفرادی و اجتماعی سطح پر فروغ تعلیم کیلئے عہد نبھائیں اور وطن عزیز کو ترقی و امن اور خوشحالی کا گہوارہ بنائیں۔